© rasailojaraid.com

اداریہ

پاکستان کا عدالتی نظام

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ پاکستان کا قیام دو قومی نظریے کی بنیاد پر عمل میں آیا اور اس وقت تمام مسلمانوں نے صرف اس لئے اپنی جانوں اور عصمتوں کی قربانیاں دی تھیں کہ یہاں مکمل آزادی کے ساتھ اسلامی نظام کے تحت اپنی زندگی بسر کریں گے۔

قیام پاکستان کے بعد کئی ادوار آئے اور بے شمار سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ مختلف نظام نافذ کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی۔ لیکن بدقسمتی حصول پاکستان کے مقاصد کی طرف ایک قدم بھی نہ اٹھایا گیا۔ پوری ایک نسل آخرت کو سدھار گئی اور دوسری نسل اس بات کی منتظر ہے کہ یہ وطن کب اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گا۔

موجودہ فرسودہ اور ناکارہ نظام دراصل وہی ہے جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے پوری قوم یک جان ہوئی اور قیام پاکستان کا بھرپور مطالبہ کیا۔ کیا معلوم تھا کہ اتنی بڑی قربانی کے بعد بھی اسی نظام سے ہی وابستہ رہنے گا اور لوگ اس نظام کے استبداد سے اپنا استحصال کرواتے رہیں گے۔ اس نظام میں سب سے زیادہ بھیانک چہرہ عدالت کا ہے۔ جس کے ذریعے آج بھی انصاف کے چہرے پر کالک ملی جاتی ہے اور انصاف اور عدلیہ کے نام پر مکروہ دھندہ کیا جاتا ہے۔ مظلوم اپنی بے بسی کا رونا روتا ہے اور انصاف کے حصول میں اپنی پوری پونجی اور عمر صرف کر دیتا ہے اور اسی انتظار میں آخرت کو سدھار جاتا ہے۔ لیکن یہ عدلیہ آج تک اس کا تدارک نہ کر سکی۔

کسی بھی ملک کی ترقی کا انحصار امن و امان پر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ مجرموں کو پکڑ کر عدلیہ کے حوالے کرے اور پھر عدلیہ کی ذمہ داری ہے کہ جلد از جلد انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں اور قرار واقعی سزا دیں۔ لوگ سستا اور جلد انصاف چاہتے ہیں اور اسی سے ملک میں استحکام اور استقرار پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن سوء قسمت پاکستان کا عدالتی نظام اس قدر فرسودہ ہے کہ معمولی سے معمولی کیس کا فیصلہ کئی کئی سالوں کے بعد کیا جاتا ہے۔ خاص کر قتل و غارت اور بڑے بڑے جرائم کا فیصلہ کئی سالوں پر محیط ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے فیصلہ کی اہمیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے گواہ تنگ آ جاتے ہیں۔ ایک عدالت سے ہائیکورٹ تک اور وہاں سے سپریم کورٹ تک کا تھکا دینے والا اور اذیت ناک سفر مظلوموں کی مایوسی اور مجرموں کی حوصلہ افزائی کا سبب بنتا ہے اور مجرم کسی نہ کسی مرحلے پر فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے عدالتی نظام میں ہنگامی تبدیلیاں کی جائیں۔ جرائم کی روک تھام اور مجرموں کو جلد اور فوری سزا کے لئے ڈویژنل سطح پر ہی عدالتیں قائم کی جائیں۔ صرف ایک دفعہ اپیل کا حق دیا جائے۔ تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں اور اس کے بعد سزا پر عمل درآمد ہو۔ بلاشبہ بعض لوگ اور ادارے اپنے ذاتی مفادات کا تحفظ موجودہ نظام میں ہی سمجھتے ہیں اور اس کی آڑ میں لاکھوں کماتے ہیں اور ان کی یہ کوشش ہے کہ کسی طرح بھی یہ نظام ختم نہ ہو۔ لیکن موجودہ حکومت کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ اسمبلی کے ذریعے اس میں انقلابی تبدیلی لائی جائے۔ ججوں کی تعداد زیادہ کی جائے اور مقدمات کا فیصلہ جلد از جلد سنایا جائے۔

ہمیں امید ہے کہ ساری عدلیہ بھی اس ضمن میں مکمل تعاون کرے گی اور جرائم کی روک تھام کے لئے اپنا مثالی کردار ادا کرے گی۔

حج ـــــــ اتحاد امت کا مظہر

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس کی ادائیگی صاحب ثروت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ واجب ہے۔ یہ ایک ایسی منفرد عبادت ہے۔ جس کی ادائیگی ایک خاص وقت اور خاص مقام پر سال میں ایک مرتبہ ہی ممکن ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام عبادتوں کا رنگ نظر آتا ہے۔

© rasailojaraid.com